دارالعلوم حقانیہ کے روحانی فرزند شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے تلمیذ رشید

مجاہد کبیر مولانا جلال الدین حقانی اور ڈاکٹر نجیب اللہ کی مکاتبت

مولانا جلال الدین حقانی دارالعلوم حقانیہ کے فاضل، سابق مدرس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے چہیتے شاگرد مولانا سمیع الحق کے رفیقِ خاص اور اب افغانستان کے معرکۂ کارزار میں محاذِ جنگ کے عظیم جرنیل اور فاتح خوست ہیں ان کی ثابت قدمی، شجاعت اور مجاہدانہ کارناموں کی پوری دنیا معترف ہے۔ ان کی سیاست، تدبر، اور جنگی مہارات کی ایک جھلک روسی کٹھ پتلی ڈاکٹر نجیب اللہ اور جناب حقانی صاحب کے درمیان مکاتبت کی صورت میں نذر قارئین ہے ——— (ادارہ)

روسیوں اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کی جانب سے عسکری محاذ پر مجاہدین کے خلاف ناکامی کے بعد ان کے خلاف نفسیاتی حربوں کے استعمال میں مزید شدت آگئی ہے۔ قومی مصالحتی مہم اور یک طرفہ جنگ بندی کے اعلانات اس مہم کے بنیادی عناصر ہیں۔ گذشتہ ۸ برسوں میں مجاہدین کے خلاف ان کی ناکامی کا ایک سبب، اندرونِ افغانستان لڑنے والے مجاہدین اور ان کے رہنماؤں کے درمیان باہمی اعتماد کا مضبوط رشتہ ہے جو باوجود ہر طرح کی ترغیب و تحریص دھونس دھمکیوں اور بیش بہا لالچ، پیشکشوں کے اب تک ٹوٹنے نہیں پایا۔

مجاہدین کے مختلف معروف کمانڈروں کو براہِ راست پیشکشوں کا یہ سلسلہ گذشتہ چند برسوں سے تواتر سے جاری تھا جس میں سالِ گذشتہ کے دوران مزید شدت آگئی۔

حزب اسلامی افغانستان، جمعیت اسلامی افغانستان اور حزب اسلامی (مولوی خالص) کی تنظیمیں خصوصاً اس مہم کا نشانہ ہیں۔ حالیہ خوست، گردیز جنگ کے دوران ان کوششوں کا تسلسل اس وقت سامنے آیا جب ڈاکٹر نجیب اور سلیمان لائق (وزیر سرحدی امور) کی جانب سے پکتیا کے ایک معروف کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کو دام ہمرنگ زمین کی صورت میں ترغیب و تحریص کے جال میں پھانسنے کی کوشش کی گئی۔

پہلا مکتوب ۸۷ء کے وسط میں بھیجا گیا جب کہ دوسرا خوست کی جنگ سے محض چند دن بیشتر روانہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین حقانی افغانستان کے ان علاقائی کمانڈروں میں شامل ہیں جنہیں کابل انتظامیہ نے سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ دیگر کمانڈروں میں اسماعیل خان (ہرات) احمد شاہ مسعود (پنج شیر) عبدالحق (کابل) اور چند دیگر راہنما شامل ہیں۔

مولانا حقانی سے بہتر "تعلقات" استوار کرنے کی خاطر انہیں نجیب کی جانب سے "معافی نامہ" بھی بھیجا گیا ہے جو زیر مضمون میں شامل ہے۔

جانبین کے تحریر کیے گئے اصل مکتوبات پشتو میں ہیں۔ البتہ ڈاکٹر نجیب کی جانب سے بھیجے گئے "معافی نامے" کا متن فارسی میں ٹائپ کیا گیا ہے۔

خدائے بزرگ و برتر کے نام سے

عزت مآب مولوی صاحب جلال الدین حقانی، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

آپ کی جانب سے روانہ کیا گیا مفصل خط مجھے موصول ہو گیا ہے۔ قومی مصالحتی مہم کے بارے میں آپ کی نیت (خیالات) سے آگاہی ہوئی۔ جاری جنگ میں ہماری اور آپ کی جانب سے بے گناہ مسلمان مارے جا رہے ہیں۔ پشتونوں اور افغانوں کے گاؤں اور مکانات تباہ ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے وطن کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ وطن اور قوم کی بربادی کو روکنے کی خاطر ہم اپنی پارٹی کی جانب سے صلح کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ آپ اسلام کے مقدس نام کی طرف سے خاطر جمع رکھیں۔ ہماری انقلابی حکومت العیاذ باللہ لادینی نہیں۔ وہ اسلام کے مقدس دین کو بے اعتبار اور نظروں سے گرانے کا کوئی پروگرام نہیں رکھتی۔ آئین کی دوسری شق کے مطابق اسلام کا بحیثیت دین احترام کرنا سب پر واجب ہے اور اب تو حکومت کے جاری کردہ قوانین میں اسلام کو اس کا درست مقام دینے کی ہدایات دے دی گئی ہیں۔ نیز حکومت عوام الناس کے دینی رجحان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

روسی افواج کے محدود فوجی دستے، جب بھی صلح کے روشن امکانات دیکھیں گے تو ہم سے صلاح و مشورے کے بعد افغانستان سے چلے جائیں گے۔ واضح رہے کہ روسی دستے افغانستان میں بیرونی مداخلت کو ختم کرنے آئے ہیں تاکہ افغانستان جلد ہی ایک مستقل، آزاد اور غیر جانب دار مملکت بن جائے۔ وہ دن دور نہیں جب حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوگی اور جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے والے اپنے کیے پر شرمسار ہوں گے۔

میرے نمائندے محترم استاد سلیمان لائق جنہیں آپ سے ملاقات کی ذمہ داری سونپی گئی ہے آپ کو دیگر تفصیلات سے آگاہ اور نیک نیتی کا مکمل یقین دلا دیں گے مہربانی فرما کر مکمل اعتماد کے ساتھ ہم سے ملاقات کے لئے تشریف لائیں ہم غدار نہیں ہیں۔ آپ یہ بات جانتے ہیں۔ جب ہم آپ سے گفتگو

کے نتیجے میں کسی حل تک پہنچ جائیں گے تو یہ جنگ بند کر دی جائے گی اور پھر ہم وطن کی تعمیر کے سلسلے میں باہم صلاح و مشورہ کرتے رہیں گے۔

ہم آپ کو آپ کی شخصی حیثیت اور عزت برقرار رکھنے کا مکمل یقین دلاتے ہیں۔ اور خدائے بزرگ و برتر کے فضل سے عزم کرتے ہیں کہ ایک خوش حال پاک، تقویٰ کی حامل اسلامی مملکت تشکیل دیں گے۔ ایسی مملکت، جہاں انسانی حقوق، حفظ ناموس اور شرافت کا دور دورہ ہو۔

(ڈاکٹر نجیب اللہ)

(د ا خ، د ک ا سیکرٹیری جنرل)

جناب ڈاکٹر نجیب والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

آپ کا خط بمع تفصیلی نکات کے موصول ہوا۔ مجھے اس بات پر اطمینان ہے کہ ہماری جانب سے لکھے گئے مکتوبات سے آپ ہمارے اصل مقاصد واضح طور پر سمجھ جائیں گے۔ آپ کے خط کے جواب میں ہمارا مؤقف درج ذیل ہے

آپ ایک طویل مدت سے کمیونزم، سوشلزم (اشتراکیت) لادینیت الحاد، دہریت اور لینن ازم کے وکیل بنے ہوئے ہیں۔ اور مذکورہ بالا افکار کی ترویج میں آپ نے طویل جدوجہد کی ہے۔ اس ضمن میں لوگوں کو اپنی جانب راغب کرنے کے لئے بھرپور کوششیں نہایت ماہرانہ انداز میں، خاد کے سربراہی اور دیگر ذمہ دار عہدوں پر فائز رہتے ہوئے انجام دی ہیں۔ اور اس راہ میں اپنے تئیں بے دریغ ''قربانیاں'' بھی دی ہیں۔

ان کوششوں کے نتیجے میں افغانستان کی مسلمان امت اور مجاہدین کی بڑی تعداد اپنے جگر گوشوں، بھائیوں اور والدین سے محروم ہو چکی ہے۔ لاکھوں، معصوم بچے اپنے بے گناہ والدین کو ہمیشہ کے لئے کھو چکے ہیں۔ دس لاکھ سے زائد مسلمان آپ کی ''برکات'' سے فیض یاب ہو کر روسیوں کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں۔ جب کہ ۵۰ لاکھ سے زائد پردیس میں جلاوطنی کے کربناک شب و روز گزار رہے ہیں۔ ۲۰ لاکھ سے زائد خود اپنے وطن کے اندر گھر سے بے گھر ہو کر ہجرت کی راتیں بتانے پر مجبور ہیں۔

آپ کے ''وعدوں'' کے طفیل افغان ملت گھر کی جگہ قبر اپنانے، کپڑوں کی جگہ کفن پہننے اور روٹی کی جگہ مٹی پھانکنے پر مجبور ہوئی ہے۔ آپ کے یہ اعمال آپ کے موجودہ دعوؤں کی نفی کرتے ہیں۔ یہ اتنی معمولی بات نہیں اور نہ ہی خواب وخیال کی باتیں ہیں۔ کہ کسی عملی کوشش کے بغیر آپ اپنا راستہ ہموار کر سکیں۔

یہ بات تو ہم بھی سمجھتے ہیں کہ جس دن افغانستان میں سرخ استعمار کی حامی حکومت مستحکم ہو جائے گی اسی دن روسی واپس لوٹ جائیں گے۔ انہیں اس کے سوا اور چاہیئے بھی کیا؟ یہاں تو وہ سخت پریشانی کے عالم میں روز و شب کاٹ رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی دہشت اور الحاد کی بدولت ایک مستحکم حکومت تشکیل دینے میں کامیاب ہو گئے تو پھر افغانستان ترمیم شدہ روسی نقشے کے مطابق ان کا گھر بن جائے گا۔ اور اپنے ہاتھ سے تعمیر کردہ گھر میں وہ کسی بھی وقت واپس لوٹ سکتے ہیں۔ پھر وہ اطمینان سے اپنے لگائے ہوئے درختوں سے پھل سمیٹتے ہیں گے

اس سے پیشتر میں نے آپ کی جانب سے افغانستان میں کمیونزم کے نفاذ کی کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اب بھی آپ کے لئے اسلام کی خدمت کے راستے بند نہیں ہوئے۔ راستے بہت ہیں اگر آپ انہیں تلاش کرنا چاہیں۔

مجھے تعجب ہے کہ آپ نے تو اپنے اختیار کردہ راستے پر پورے غور و فکر سے قدم دھرا اور اشتراکی عقیدہ اختیار کیا ہوگا۔ آپ تو روسیوں سے ''دوستی''، کمیونسٹوں کے طور طریقے اپنانے اور اسلام کو مٹانے کے لئے ''قربانیاں'' دینے کا ایک طویل ماضی رکھتے ہیں۔ پھر آخر کیسے آپ نے نام نہاد آئین کی دوسری شق میں اسلام کی، بحیثیت دین تضمین پر رضامندی ظاہر کی؟ اور کیا محض اس شق کی بدولت روسیوں کے مظالم، ستم، دہشت اور کیے دھرے سے نظریں پھیرنا ممکن ہے۔ پشتو کی مثال ہے کہ سورج کو دو انگلیوں کی اوٹ میں نہیں چھپایا جا سکتا۔

روسی بھیڑیئے ہماری اور ساری دنیا کی نگاہوں میں قابل نفرت ہیں۔ وہ آپ کو بھی ایسے ہی نظر آئیں گے۔ بشرطیکہ حقیقت کی نگاہوں سے اپنے وطن کے احوال پر نظر ڈالی جائے اور اگر نہیں تو پھر آپ کی آنکھوں، کانوں اور دماغ کے علاج کی ضرورت ہے۔

یہ کوئی خواب نہیں بلکہ جاگتی آنکھوں کی کھلی حقیقت ہے کہ روسی افغانستان میں کس نیت سے آئے ہیں۔ افغانستان کے مسلمان مجاہدین K و G و B یعنی سرخ سامراج کے مقابلے میں سر پر کفن باندھے، ہاتھ میں بندوق تھامے صرف خدا کو پکارتے ہیں۔ وہ ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قلم تھامے جہاد بالسیف اور جہاد بالقلم دونوں میں یکساں مصروف ہیں۔

جہاں تک ظاہر شاہ اور ان کے حواریوں کا تعلق ہے تو چاہے وہ امریکی قمیض اور روسی پتلون زیب تن فرما کر (امریکہ اور روس کی باہمی رضامندی) کسی بھی بہروپ میں افغانستان میں قدم رنجہ فرمانے کی کوشش کریں۔ ہم ہر حال میں ان کی حقیقت کو پہچان لیں گے۔ کیونکہ انہوں نے ہی گلشن وطن میں نرم پھولوں کی جگہ نوکیلے کانٹے بوئے ہیں۔ اب وہ ایک بار پھر ہمیں کسی بیرونی طاقت کے ہاتھ فروخت کر دینا چاہتے ہیں۔ ویسے بھی دوسروں کے روزوں پر عید منانا، روسیوں اور ظاہر شاہ خانوادے کی پرانی عادت ہے۔

کیا آپ کو گزشتہ ۸ برس کے دوران خود اپنے بزرگوں اور کمیونزم کے استادوں کے ساتھ بیتی ہوئی داستان یاد نہیں؟ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ۱۹۷۸ء کے آخری مہینوں میں جب آپ (نجیب اکارمل)، نور احمد اور دوسرے افراد مختلف ممالک میں بطور سفیر تعینات کیے گئے تو کچھ عرصے بعد روسیوں کی انگیخت پر کابل ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات وغیرہ نے آپ سب پر سی آئی اے کے جاسوس ہونے کا الزام عائد کیا تھا۔ عین اسی دوران ترہ کئی نے بھی قومی مصالحت کا اعلان کیا تھا پھر جب آپ کے بزرگ روسیوں کی درپردہ حمایت کے سبب اپنے انجام کو پہنچے تو نئے آنے والے امین نے بھی قومی مصالحت کے اعلان میں اپنی عافیت جانی لیکن اسے مہلت نہ مل پائی۔

یہ بتایئے کہ آپ کے بعد سید محمد گلاب زوئی اور سلطان علی کشتمند قومی مصالحت

کا اعلان کریں گے؟ تکرار سے الاپے جانے والے نام نہاد قومی مصالحت کے راگ ہائے گوناگوں، اندرون اور بیرون افغانستان آپ کے لئے باعث شرم ہیں۔

اب آپ کو چاہئے کہ گفتگو کے اصل نکات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

اگر آپ سنجیدگی سے اسلام، وطن اور ملت کی خدمت اور کمیونسٹی افکار کو پیروں تلے روندنے کے خواہشمند ہیں تو مندرجہ ذیل شرائط قبول کیجئے۔

۱۔ خود کو افغان ملت اور اسلام کے علمبرداروں کے حوالے کر دیں اور ان کے فیصلوں کو بے چون و چرا تسلیم کریں۔ کیونکہ یہی وہ راہ نجات ہے جس کی جانب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے "اسلام، تسلیم کا نام ہے" کہہ کر اشارہ کیا ہے۔

۲۔ کوئی بھی طریقہ اختیار کر کے روسیوں کو بلا قید و شرط انخلاء پر مجبور کر دیجئے اور انہیں نکال باہر کیجئے۔

۳۔ آپ کے ہاں جو مرتد عناصر اور کمیونزم کے فلسفے پر انحصار رکھنے والے لوگ ہوں، انہیں قتل کرا دیجئے۔

۴۔ کسی ایک اہم علاقے خوست، گردیز یا ارگون کو مرکز قرار دے کر وہاں فوجی کارروائیاں بند کر دیجئے۔

جونہی آپ کی جانب سے مذکورہ بالا اقدامات کیے جائیں گے۔ ہم آپ سے ملنے اور گفتگو کرنے پر غور کریں گے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مذکورہ بالا اقدامات کے حوالے سے آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہوئی تو کیا ہوگا؟ اگر ایسا ہوا تو بوقت ضرورت ہم آپ کے ساتھ مکمل تعاون اور آپ کے دفاع کی جنگ لڑیں گے۔ ہم اقتدار یا وزارتوں کے بھوکے نہیں۔ لیکن ہم کسی سرخ پوش کمیونسٹ یا شاہی کلاہ کے حامل کو بھی اقتدار پر بیٹھتے دیکھ کر آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ ہم راہ شہیداں میں جذب ہوئے لہو سے آنکھیں نہیں پھیر سکتے۔ کیا آپ کو علم ہے کہ افغان مجاہدین اپنے وطن کی قسمت اپنے گرم لہو سے سنوار رہے ہیں کیونکہ یہ حق اور باطل کی جنگ ہے۔ حقانی

مسمی جلال الدین حقانی ولد فتح خان ساکن زدران کے بارے میں بہ مطابق فیصلہ نمبر (۱) بتاریخ ۳۰/۶/۵/۱۳۶۵، محکمہ اختصاصی انقلابی کی جانب سے قتل کا حکم جاری کیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ نئے آئین کی دفعہ ۵، کی ذیلی دفعہ ۸ کے تحت منسوخ کیا جاتا ہے اور انہیں معاف کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نجیب اللہ

صدر جمہوریہ افغانستان (مہر)

ڈاکٹر نجیب اللہ کی جانب سے مولوی جلال الدین حقانی کو سلام

بات یہ ہے کہ میں نے آپ کے سوا کسی بھی دوسرے فرد کے ساتھ قلبی تعلقات نہیں رکھے میں نے وطن اسلام اور غیرت کی خاطر آپ کو معافی نامہ ارسال کیا ہے۔

محترمی! بات یہ ہے کہ اب ہمارے وطن میں بھڑکتے شعلوں کو بجھ جانا چاہئے اس لئے ہمارا اور آپ کا ملنا خواہ وہ کہیں بھی ہو نہایت ضروری ہے۔ یہ ملاقات آپ کے لئے بڑے فوائد کا باعث ہوگی۔ آپ جو کچھ چاہتے ہیں، میں آپ کو دینے پر آمادہ ہوں، ہم، آپ زدران کی پگڑی یا لنگی نیچی کرنا نہیں چاہتے۔

ہماری حکومت اب نئے علاقوں کے بارے میں کچھ عزائم رکھتی ہے۔ ہم سٹ کنڈو، دزہ، برام خیل، سپیرہ ڈسٹرکٹ کے علاقے دوبارہ آباد کرنا چاہتے ہیں۔ البتہ جب ہم اور آپ ایک جگہ مل بیٹھیں گے تو ان پر بھی گفتگو ہو جائے گی۔ ملاقات کی اس پیشکش میں کسی قسم کی کوئی چال نہیں ہے۔ آپ دل میں کسی قسم کا کوئی وسوسہ نہ رکھیں۔ اور اگر آپ کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں تو میں ملاقات سے قبل اپنے ۲۰ اہم وزراء اور اعلیٰ عہدے دار، آپ کے پاس بطور یرغمال چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ یہ خط میں پکتیا کے گورنر کے اصرار پر لکھ رہا ہوں۔ ہمارا فوجی کنوائے سٹ کنڈو کے سر پر کھڑا ہے۔ ۵ اقوس (۲۶ دسمبر) سے ہم نے گولہ باری اور بم باری بند کی ہے ہوئی ہے کیونکہ ہم یہ مسئلہ گفتگو سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہم فوجی کنوائے واپس بلا لیں گے۔ بات یہ ہے کہ حکومت بڑی مقدار میں قسم ہا قسم کا اسلحہ رکھتی ہے جس کو استعمال کرنے کی ابھی تک میں نے اجازت نہیں دی۔

اس خط کا جواب جلد از جلد دیں۔ یہ خط ٹائپ نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ وقت نہیں تھا۔ جتنی جلدی جواب روانہ کر سکیں اتنا ہی اچھا ہوگا۔ یہ خط تحریر کر دینے سے حالات کے بگڑنے اور زدران کے علاقے کی بیواؤں اور یتیموں کی ذمہ داری اب میرے بجائے آپ کے کاندھے پر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جن قیدیوں کو آپ رہا کروانا چاہتے ہیں ان کے بارے میں کوائف روانہ کر دیں۔ میں سب کو رہا کر دوں گا۔ خط کا جواب جلد از جلد دیں۔

(۱۵-۹-۱۳۶۶ـ (۶-۱۲-۱۹۸۷ء)

جناب ڈاکٹر نجیب اللہ اور دیگر افراد کے لئے احترامات۔

بعد از احترامات! آپ کے مکتوبات مجھ تک پہنچے۔ اور میں، ان میں تحریر شدہ مطالب سے آگاہ ہوا۔ آپ نے میرے بارے میں فیصلہ نمبر ۱ جو ۳۰/۶/۵/۱۳۶۵، (رجولائی ۱۹۸۶ء) کو بطور سزائے موت جاری کیا تھا، اس کی تنسیخ کا حکم نامہ جو ۱۱/۹/۶۶، (۲ دسمبر ۱۹۸۷ء) کو آئین کی جلد ۳ دفعہ ۵، اور ذیلی دفعہ ۸ کے تحت جاری کیا گیا۔ فوٹو کاپی کی صورت میں مجھے وصول ہوا۔

آپ کا یہ معافی نامہ میرے لئے اور اسلام اور وطن کے سامنے قطعی ہیچ ہے اور کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ کیونکہ راہ اسلام میں شہادت کا حصول میرے لئے وجۂ افتخار ہے۔

روسی استعمار کے زیر سایہ رہنا، خواہ وہ کتنا ہی مقتدر اور مادی سہولیات سے لبریز ہو میرے لئے دنیا اور آخرت میں طوق لعنت اور بے عزتی ہے۔

آپ نے تحریر کیا ہے کہ وطن میں بھڑکتے لہو کے شعلوں کو ٹھنڈا ہو جانا چاہئے یہ ایک اچھی بات ہے لیکن کیا آپ نہیں جانتے کہ لہو کا یہ سیلاب روسیوں کے جلو میں آنے والے کمیونزم کے مظالم کے سبب بہنا شروع ہوا ہے۔ اگر آپ اتنی قوت اور صلاحیت رکھتے ہیں کہ کمیونزم کا خاتمہ کر سکیں تو پھر لہو کے یہ شعلے دھیمے پڑ جائیں گے۔